سپرد کر دی جائے گی جو اس کے اہل نہیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔ (بخاری)

11۔ سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک وقت قریب نہ ہو جائے گا (یعنی دن رات چھوٹے ہو جائیں گے) سال ماہ کے برابر، ماہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ دن کے برابر اور دن گھنٹہ کے برابر اور گھنٹہ آگ کے شعلے کی مانند ہوگا۔ (ترمذی)

علامہ توزیشیؒ بیان کرتے ہیں: اس سے مقصد یہ ہے کہ برکت کم ہو جائے گی اور لوگ پریشانیوں میں مبتلا ہو جائیں گے جس کی وجہ سے انہیں پتہ ہی نہ چلے گا کہ دن کیسے گزر گیا۔ (مرقات جلد ۱۰ص ۱۶۸)

12۔ سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا وہ اس سے اپنا جسم رگڑے گا اور کہے گا اے کاش! میں اس قبر میں ہوتا۔ یہ آرزو دینداری کے سبب نہیں ہوگی بلکہ فتنوں کے سبب ہوگی۔ کوئی شخص زندہ رہنا پسند نہیں کرے گا۔

قیامت کی خاص علامات

سیدنا حذیفہؓ بن اسید غفاری بیان کرتے ہیں: کہ نبی کریم ﷺ اچانک ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کیا گفتگو کر رہے تھے۔ ہم نے جواب دیا: قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس

علامات نہ دیکھ لو۔ چنانچہ آپؐ نے ذکر فرمایا: دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ ابن مریم کا نزول، یاجوج اور ماجوج کا ظہور اور تین مرتبہ زمین کے دھنسائے جانے کا ذکر فرمایا ان میں سے ایک مشرق اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں ہوگا اور ان سب کے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی جانب دھکیلے گی۔ (مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ: آگ عدن کے آخری کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی۔ ایک اور روایت میں دسویں علامت کے طور پر آندھی کا ذکر ہے جو لوگوں کو سمندر میں گرا دے گی۔ (مسلم)

دھواں:

قرب قیامت کی ایک عظیم نشانی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین O (الدخان : ۱۰)

ترجمہ: آپ منتظر رہیے جس دن آسمان پر ایک ظاہری دھواں نمودار ہوگا۔

مفسرین نے اس آیت کا سبب نزول یہ بتایا ہے کہ اہل مکہ کی مسلسل مخالفت سے تنگ آکر نبی کریم ﷺ نے بددعا کی۔ قحط کا عذاب نازل ہوا۔ اہل مکہ ہڈیاں، کھالیں اور مردار تک کھانے پر مجبور ہوگئے۔ آسمان کی طرف دیکھتے تو بھوک اور کمزوری کی وجہ سے انہیں دھواں سا نظر آتا۔

بعض مفسرین نے اسے قرب قیامت کی نشانی بھی بتایا ہے جیسا کہ آپؐ

نے حدیث میں فرمایا: اس سے کافر زیادہ متاثر ہوں گے اور مومن بہت کم۔

پہلی اور دوسری تفسیر سے متعلق علماء مفسرین کی آراء درج ذیل ہیں:

ابن مسعودؓ کا فرمانا ہے، یہ نشانی ظاہر ہو کر ختم بھی ہو گئی۔ جو قریش نے قحط کے دوران بھوک اور پیاس کی وجہ سے دھوئیں کی شکل میں آسمان میں دیکھی۔

ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: ابھی یہ نشانی واقع نہیں ہوئی بلکہ یہ قرب قیامت پر واقع ہوگی۔ امام شوکانیؒ فرماتے ہیں: دونوں باتیں اپنی اپنی جگہ صحیح ہیں۔ اس کی شان نزول کے اعتبار سے یہ واقعہ ظہور پذیر ہو چکا ہے بسند صحیح سند سے ثابت ہے۔ تاہم علامات قیامت میں بھی اس کا ذکر صحیح احادیث میں آیا ہے۔ اس لئے وہ بھی اس کے منافی نہیں ہے۔ اس وقت بھی اس کا ظہور ہو گا۔

یاجوج ماجوج:

یہ دو قومیں ہیں اور نسل انسانی سے ہیں۔ ان کی تعداد دوسری انسانی نسلوں کے مقابلے میں زیادہ ہوگی۔ حدیث صحیح کے مطابق انہی سے جہنم زیادہ بھرے گی۔ (صحیح بخاری۔ تفسیر سورہ الحج۔)

عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد قیامت کے قریب ان دونوں قوموں کا ظہور ہونا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

فإذا جاء وعد ربي جعله دكا وكان وعد ربي حقا. (الکھف ۹۸)

ترجمہ: جب میرے رب کا وعدہ آئے گا اس وقت وہ اسے ریزہ ریزہ کر دے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے بھی ان کے قرب کا ذکر فرمایا: اس دیوار میں تھوڑے سے سوراخ کو فتنے کے قریب ہونے سے تعبیر فرمایا۔

آپ ام المومنین زینبؓ بنت جحش کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپؐ پر گھبراہٹ سی طاری تھی۔ فرمایا:

ویل للعرب من شر قد اقترب، فتح من ردم یأجوج ماجوج مثل هذه. وحلق بإصبعيه الإبهام والتي تليها. قالت زينب فقلت: يارسول الله! أنهلك وفينا الصالحون؟ قال: نعم! إذا كثر الخبيث.

(صحیح بخاری)

ترجمہ: ''عربوں کے لئے تباہی ہو۔ ایک بہت بڑا شر نزدیک آ لگا ہے۔ یاجوج وماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔ آپؐ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی سے ایک گول حلقہ بنایا۔ حضرت زینب کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسولؐ! کیا ہم مار دیئے جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں تو؟ آپؐ نے فرمایا: بالکل! جب تم میں خبیث کام زیادہ ہو جائیں گے۔''

ایک حدیث میں ہے کہ: ''وہ ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں اور پھر کل کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن جب اللہ کی مشیت ان کو نکالنے کی ہوگی تو پھر وہ کہیں گے۔ کل انشاء اللہ ہم اسے کھودیں گے اور پھر دوسرے دن وہ اس سے نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ زمین میں فساد پھیلائیں گے حتیٰ کہ لوگ قلعہ بند ہو جائیں گے۔ آسمان پر تیر پھینکیں گے جو خون آلود ہو کر واپس آئیں گے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمانوں کی دعا سے ان کی گدیوں میں ایسا کیڑا پیدا کر

دے گا جس سے یہ ہلاک ہو جائیں گے۔" (مسند احمد، الاحادیث الصحیحہ از البانیؒ)

یاجوج ماجوج کی تعیین میں عجیب وغریب اور انہونی باتیں بھی عام لوگوں میں پھیلائی گئی ہیں۔ ماضی اور حال کی مختلف قوموں کو یاجوج ماجوج قرار دیا گیا۔ جو بالکل صحیح نہیں۔ حدیث شریف میں ان کا سب سے بڑا فتنہ قتل و غارت گری اور شر وفساد کا عارضی غلبہ بتایا گیا ہے اور مزید یہ کہ یہ سب کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا۔ ابھی تک نہ عام قتل وغارت گری ہوئی ہے اور نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول۔ صحیح حدیث میں ہے: "یاجوج ماجوج کا نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد انہی کی موجودگی میں ہوگا"۔ (مسلم)

بہر حال یہ انتہائی تیزی اور کثرت سے ہر طرف پھیل جائیں گے۔ ہر اونچی جگہ سے یہ دوڑتے ہوئے محسوس ہوں گے۔ ان کے فساد اور شر سے مسلمان خاص طور پر تنگ آ جائیں گے۔ حتیٰ کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی اہل ایمان کو لے کر کوہ طور پر پناہ گزین ہو جائیں گے۔ پھر یہ عیسیٰ علیہ السلام کی بد دعا سے ہلاک ہو جائیں گے۔ ان کی لاشوں کی سڑانداور بدبو ہر طرف پھیلی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا اٹھا کر سمندر میں پھینکیں گے۔ بعد ازاں ایک زوردار بارش نازل ہوگی جس سے ساری دنیا صاف ہو جائے گی۔ (مزید تفصیلات تفسیر ابن کثیر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔)

امام مہدی کی پیدائش:

قیامت کے ظہور سے پہلے امام مہدی کی پیدائش ہوگی رسولؐ نے فرمایا:

"میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بلا گنے اور شمار کئے مال تقسیم کرے گا۔" (مسلم)

اس خلیفہ کے نام اور نسب کی وضاحت بعض احادیث میں آئی ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا: ''دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی عرب کا بادشاہ ہوگا جس کا نام میرا (محمد) اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام (عبداللہ) ہوگا۔''

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ: ''خواہ دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ گیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا۔ وہ بادشاہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ زمین ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی۔'' (مشکوٰۃ بتحقیق البانی)

امام مہدی کے نسب کے متعلق حضورؐ نے فرمایا: ''مہدی میری بیٹی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔ مہدی مجھ سے ہوگا۔ اس کی پیشانی کشادہ اور روشن ہوگی اور ناک اونچی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی ہوگی۔ وہ سات سال حکومت کرے گا۔'' (مشکوٰۃ)

دجّال اور اس کا فتنہ: قیامت کی نشانیوں میں سے اہم نشانی فتنہ دجال کا پیش آنا ہے۔ دجال پیدا نہیں ہوگا بلکہ ظہور میں آئے گا۔ عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا:

مابين خلق آدم إلى قيام الساعة أمر أكبر من الدجال (مسلم)

ترجمہ: "آدمؑ کی تخلیق سے قیامت کے قائم ہونے تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہے"۔

دجال کے ظہور کے متعلق رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:؟ دجال مشرق کی زمین سے خروج کرے گا جس کا نام خراسان ہوگا"۔ (ترمذی)

ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا: "دجال نکلے گا اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں اس کا داخلہ ممنوع ہوگا وہ مدینہ منورہ کے قریب شورزدہ جگہ پر اترے گا"۔ (بخاری، مسلم)

سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسیح دجال مشرق کی جانب سے خروج کرے گا، اس کی منزل مقصود مدینہ منورہ ہوگی وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا تو فرشتے اس کے چہرے کو شام کی جانب پھیر دیں گے وہاں وہ تباہ ہو جائے گا"۔ (بخاری و مسلم)

سیدنا ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ منورہ میں دجال کا خوف نہیں ہوگا ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو (محافظ) فرشتے ہوں گے"۔ (بخاری)

دجّال کی پہچان

سیدنا انسؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا: "کسی نبیؑ نے اپنی امت کو کانے کذاب سے نہیں ڈرایا ہے۔ خبردار اس میں کچھ شک نہیں کہ دجال کانا ہے جبکہ تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کفر لکھا ہوگا"۔ (بخاری و مسلم)

سیدنا حذیفہؓ بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا: "دجال جب نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی جس کو لوگ پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس کی آگ میں گر پڑے وہ ٹھنڈا عمدہ پانی ہوگا"۔ (بخاری و مسلم)

سیدنا حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا: "دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ (اس کے جسم پر) کثرت سے بال ہوں گے اس کے ہمراہ اس کی جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ جنت ہوگی اور جنت دوزخ ہوگی"۔ (مسلم)

عبادۃ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں رسولؐ نے فرمایا: "میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتایا لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اسے سمجھ نہیں سکے ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مسیح دجال پست قد ہے، چلتے ہوئے اس کے دونوں قدموں کے درمیان آگے سے تھوڑا فاصلہ اور ایڑیوں کی جانب سے زیادہ فاصلہ ہوگا۔ وہ کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ جسم کے ساتھ برابر ہوگی۔ نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی۔ اگر تم پر معاملہ پیچیدہ ہو جائے تو سمجھ لو تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے"۔ (ابوداؤد)

فتنہ دجال کے بارے میں ام شریکؓ بیان کرتی ہیں: رسولؐ نے فرمایا: "لوگ دجال (کے فتنہ) سے بھاگیں گے۔ یہاں تک کہ پہاڑوں میں پناہ لیں گے"۔ ام شریکؓ کہتی ہیں میں نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ تعداد میں بہت کم ہوں گے" (مسلم)

دجال کے پیروکاروں کے بارے میں آپؐ نے فرمایا: "اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوں گے۔ انہوں نے طیلسان (کپڑے کا نام) کا لباس پہن رکھا ہوگا"۔ (مسلم)

نزول عیسیٰ:

امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ قیامت کے قریب آسمان سے دنیا میں نزول فرمائیں گے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں رسولؐ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ عنقریب عیسیٰ ابن مریم تم میں عادل حکمران کی حیثیت سے اتریں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو مار دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، مال کی بہتات ہو جائے گی۔ کوئی شخص مال لینے کیلئے تیار نہ ہو گا یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہو گا"۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ: اگر تم دلیل چاہتے ہو تو اس آیت کی تلاوت کرو (ترجمہ) کوئی اہل کتاب ایسا نہیں رہے گا جو عیسیٰ کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے گا۔ (بخاری و مسلم)

سیدنا جابرؓ بیان کرتے ہیں رسولؐ نے فرمایا: "میری امت سے ہمیشہ ایک جماعت حق کے لئے لڑائی کرتی رہے گی۔ قیامت کے قریب تک غالب رہے گی"۔ پھر فرمایا: عیسیٰؑ ابن مریم اتریں گے۔ مسلمانوں کے امیر امام مہدی کہیں گے کہ آپ آئیں ہمیں امامت کرائیں۔ عیسیٰ فرمائیں گے کہ میں امامت نہیں کروں گا۔ بے شک تم میں سے بعض ایسے ہیں جو لوگوں پر امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت عطا کی ہے۔ (مسلم)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ: اقامت امام مہدی کے لئے کہہ دی گئی ہو گی اس لئے عیسیٰ امامت نہیں کروائیں گے۔

سیدنا عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں رسولؐ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریمؑ آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ نکاح کریں گے۔ پھر فوت ہو جائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ ابن مریمؑ، ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان میں ایک قبر سے اٹھیں گے۔ (کتاب الوفاء لابن جوزی و مشکوۃ ص ۳۲۵۔۳۲۰)

چند اور نشانیاں:

قیامت کی چند اور علامات ہیں جو قیامت سے کچھ عرصہ قبل ظہور میں آئیں گی۔ جب بھی یہ علامتیں شروع ہوں گی تو ان کا ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ یہ علامتیں قلیل عرصہ میں ایک کے بعد ایک پیش ہو کر رہیں گی۔

رسول کریمؐ نے فرمایا: "قیامت کی سب سے پہلی نشانی کا ظہور یہ ہو گا کہ مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہو گا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض کا خروج ہو گا۔ ان میں سے جو بھی پہلے ہو گا دوسرا فوراً ہی اس کے بعد ہو گا"۔ (مسلم)

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قیامت کی بڑی علامات کے ظہور کے بعد توبہ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هل ينظرون إلا أن تأتيهم الملئكة أو يأتي ربك أو يأتي بعض آيت ربك يوم يأتي بعض آيت ربك لاينفع نفساً إيمانها لم تكن آمنت من قبل أو كسبت في إيمانها خيراً... (الانعام:۱۵۸)

ترجمہ: یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے ان کے پاس آئیں یا خود تمہارا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں۔ جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی۔ (اس دن) کسی انسان کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو گا، ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا یا اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کیا ہو۔

بخاری میں ہے: "جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ ہو گا قیامت نہ آئے گی۔ جب آفتاب مغرب سے طلوع ہو گا اور سب لوگ اس کو دیکھ لیں گے تب کسی

انسان کو جو پہلے ایمان نہ لایا ہوگا۔ ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا۔ نہ کسی کی نیکی کام دے گی جس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی نیکی نہ ہوگی"۔

سیدنا ابوذرؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا" کیا تجھے معلوم ہے کہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو کہاں جاتا ہے"؟ میں نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسولؐ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ "سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے اور (طلوع ہونے کی) اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے اور عنقریب وہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہیں ہوگا۔ وہ اجازت طلب کرے گا اس کو اجازت نہ ملے گی بلکہ اس کو کہا جائے گا کہ جدھر سے آیا ہے اسی طرف واپس لوٹ جا۔ چنانچہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا۔ پس یہ اللہ تعالٰی کے اس ارشاد کی تشریح ہے۔ (ترجمہ) اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جاتا ہے"۔ آپؐ نے فرمایا: "اس کا ٹھکانہ عرش کے نیچے ہے"۔

آغاز قیامت:

قرآن مجید میں قیامت کے بارے میں جو آیات ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے قیامت کی ابتداء ہولناک زلزلوں سے ہوگی۔ قیامت جس وقت آئے گی زمین میں انسانی زندگی پوری طرح رواں دواں ہوگی۔ سب سے پہلے انسانی آبادیاں اجتماعی خوف کا شکار ہوں گی اور ہر طرف اتنی دہشت پھیل جائے گی کہ ماں اپنی فطری محبت کے باوجود اپنے دودھ پیتے بچے سے غافل ہو جائے گی، خوف اور دہشت کے اثر سے حاملہ عورتوں کے حمل ضائع ہو جائیں گے ایسا لگے گا کہ لوگ سمجھ

بوجھ کھو چکے ہیں اور سب نشے میں ہیں۔

...وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديدO (الحج ٢٠)

ترجمہ: حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔

ان زلزلوں کی تائید قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے ہوتی ہے۔

إذا زلزلت الأرض زلزالها O وأخرجت الأرض أثقالها O وقال الإنسان مالهاO (الزلزال:٣-١)

ترجمہ: جب زمین اپنی پوری شدت کے ساتھ ہلا ڈالی جائے گی اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ نکال کر باہر ڈال دے گی اور انسان کہے گا یہ اس کو کیا ہو رہا ہے۔

قرآن مجید کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اس کائنات میں رائج قوانین میں تبدیلی آ جائے گی یعنی جب انسانی زندگی کی مقررہ معیاد ختم ہوگی تو ان قوانین کی مدت بھی ختم ہو جائے گی مثلاً زمین کی ہولناک لرزش کی وجہ سے پہاڑوں کی چٹانیں چیخ جائیں گی اور پہاڑ کٹے پھٹے ٹیلوں اور پھر ریت کے ذروں میں تبدیل ہو جائیں گے اور بالآخر سراب ہو جائیں گے اور زمین ایک چٹیل میدان کی صورت رہ جائیگی۔

اسی طرح سمندر پھٹ جائیں گے اور ان کا پانی بہہ نکلے گا۔ پھر بھاپ بن کر اڑ جائے گا۔ سیاروں کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ ان کی رفتار تبدیل ہو جائے گی۔ چاند سورج یکجا کر دیئے جائیں گے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر بساط آسمان اس طرح لپیٹ دی جائے گی جس طرح کاغذات بڑی فائل میں سمیٹ دیئے جاتے ہیں۔

نفخ: قرآن مجید میں تین قسم کے صور پھونکنے کا ذکر ہے۔

نفخ فزع: جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان کے کل باشندے دہشت زدہ ہو جائیں گے۔

صعق: دوسرا صور پھونکا جائے گا تو سب ذی حیات مر جائیں گے۔ پھر ایک زمانہ بیت جائے گا۔ جس کی مدت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

نفخ قیام لرب العالمین: تیسرا صور پھونکا جائے گا۔ یہ دوبارہ اٹھائے جانے کا صور ہے۔ اس کے اثر سے سب مرے ہوئے لوگ دوبارہ زندہ ہوں گے اور اپنی اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔

سخت ترین پیشی: دوسری زندگی کے بعد تمام مخلوق قبروں سے نکل کر ایک میدان میں اکٹھا ہوگی۔ یہ حشر کا میدان کہلائے گا۔ یہیں ان کی قسمت کا فیصلہ سنایا جائے گا اور ان کے کردار کی سزا یا جزا ملے گی۔ میدان حشر میں لوگ قبروں سے ننگے بدن، ننگے پیر اور بغیر ختنہ ہوئے اٹھیں گے۔ جیسے اللہ تعالٰی نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔

...كما بدأنا أول خلق نعيده وعدا علينا إنا كنا فاعلين ○

(الأنبياء: ١٠٤)

ترجمہ: جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اسی طرح دوبارہ بھی پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہے۔ یقیناً ہم ایسا ضرور کرنے والے ہیں۔

صحیحین میں رسول اکرمؐ سے منقول ہے کہ: ''قیامت کے دن سفید گیہوں کی روٹی جیسی صاف اور چپٹی زمین پر لوگوں کا حشر کیا جائے گا۔'' اس زمین میں کسی

کا نشان نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم) ایک اور روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:
''قیامت کے دن لوگ، برہنہ پا، برہنہ بدن اور بغیر ختنہ کئے اٹھیں۔'' (ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مرد اور عورتیں سب اکٹھا ہوں گے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ فرمایا: اے عائشہ! ''معاملہ اتنا سخت ہوگا کہ کسی کو کسی کی طرف دیکھنے کا ہوش نہ ہوگا۔'' (مسلم و بخاری)

اس دن اللہ کے منکر اور کفار اوندھے منہ اٹھائے جائیں گے جیسا کہ ارشاد ہے:

ونحشرهم يوم القيامة على وجوههم عمياً وبكماً وصماً. (بنی اسرائیل:٩٧)

ترجمہ: اور ہم قیامت کے دن ان کو اوندھے منہ، گونگے، بہرے اور اندھے بنا کر جمع کریں گے۔

آپ ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا: اے اللہ کے نبیؐ! کافر کو منہ کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا۔ فرمایا جس ذات پاک نے اس کو دنیا میں دو پیروں سے چلایا۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن اس کو منہ کے بل چلائے۔ (بخاری و مسلم)

اس دن آفتاب لوگوں سے قریب ہوگا۔ سورج کی تپش اور دھوپ سے محشر میں ایک اور قیامت برپا ہوگی اور آدمی کا پسینہ ستر گز تک زمین پر پھیلا ہوگا۔ چنانچہ سیدنا مقداد بن اسودؓ سے منقول ہے کہتے ہیں: میں نے رسولؐ سے سنا فرماتے تھے:" قیامت کے دن آفتاب لوگوں سے اتنا قریب کرلیا جائے گا کہ بقدر ایک میل کے رہ جائے گا اور لوگ اپنے اعمال کے بموجب پسینہ میں ہوں گے۔ کسی کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا۔ کسی کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کی کمر تک اور کسی کے منہ میں پسینہ کی لگام ہو

گی" یہ کہتے ہوئے جناب رسالتماب نے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا۔(مسلم)

معاملات کا فیصلہ

روز محشر جب تمام لوگ اپنے رب کے سامنے پیش ہوں گے تو ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا اور خوف ودہشت سے ہر ایک پریشان ہوگا تو ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اس کا فیصلہ جلدی سنا دیا جائے تا کہ محشر کی سختی اور دیر تک کھڑے رہنے کے عذاب سے بچ جائیں۔

وإذا الـرسل أقتت ○ لأی یوم أجلت ○ لیـوم الفصل ○ وما أدرک ما یوم الفصل ○ ویل یومئذ للمکذبین ○ (المرسلت ۱۵۔۱۱)

ترجمہ: اور جب سب پیغمبر جمع کیے جائیں۔ کس کے لئے دیر ہو رہی ہے۔ فیصلہ کے دن کے لئے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ فیصلہ کا دن کیا ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔

انتظار کے بعد حضور کو سفارش کی اجازت دی جائے گی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا۔ میزان عدل قائم ہوگا اور حساب کتاب ہوگا۔

شفاعت:

شفاعت کے بارے میں ہمارے یہاں یہ عام خیال ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی امت ہیں اس لئے آپ نے ہمارے گناہوں کو رب کے حضور ضرور معاف کروانا ہے۔ اس شفاعت عظمیٰ سے ہم ضرور سرفراز ہوں گے۔ مزید یہ کہ شفاعت کے لئے ہم نے اپنی طرف سے بہت سی شخصیات کو بھی نامزد کر رکھا ہوتا

ہے کہ فلاں فلاں بھی ہماری سفارش کرے گا۔ جبکہ یہ تمام سہارے اور شخصیات مفروضہ ہیں۔ اس قسم کے خیال، انسان کو مزید گناہ اور شرک پر آمادہ کر دیتے ہیں۔ شریعت میں شفاعت سے کیا مراد ہے۔ اس کا جائزہ درج ذیل تفصیل میں دیا گیا ہے۔ شفاعت کا مطلب یہ ہے کہ طلب الخیر للغیر غیر کے لئے خیر کا طلب کرنا۔ کوئی انسان کسی بادشاہ یا بڑے شخص تک رسائی حاصل کرنے کے لئے یا اپنے کسی گناہ کی معافی کے لئے کسی دوسرے مقرب انسان کا سہارا لے۔ کیونکہ شفاعۃ لفظ شفع سے ماخوذ ہے جس کہ مطلب ہے دو، یعنی دو آدمی مل کر کوئی بات کہیں۔

شفاعت کا عمومی حکم:

کسی منصب والے یا مال والے انسان کے ہاں کسی نیک کام کے لئے شفاعت کرنا کوئی برا فعل نہیں ہے کیونکہ سورۃ النساء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

من یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منھا، ومن یشفع شفاعۃ سیئۃ یکن لہ کفل منھا... (النساء ۸۵)

ترجمہ: جو بھی اچھی سفارش کرے گا اتنا ہی اس کے لئے حصہ ہوگا۔ اور جو کوئی بری سفارش کرے گا اتنا ہی اس کا نصیب ہوگا۔

اس طرح شافع یعنی سفارش یا شفاعت کرنے والے کو اس کا اجر ملتا ہے خواہ مشفوع لہ یعنی جس کی سفارش کی گئی ہو کو فائدہ ہو یا نہ ہو کیونکہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

اشفعوا تؤجروا، ویقضی اللہ علی لسان نبیہ ماشآء.

ترجمہ: تم سفارش کیا کرو اس کا ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی سفارش میں جو چاہے گا

فیصلہ کرے گا۔

تاہم سفارش صرف اسی شخص کے حق میں جائز ہے جس کا حق ضائع ہو رہا ہو یا اس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو، یا کسی مباح امر میں ہو جس سے فائدہ ہونے کی توقع ہو اگر کسی دوسرے کا حق مارنے میں ہو، یا اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود سے متجاوز ہو۔ یا کسی غلط فعل میں سفارش یا شفاعت ہو تو گناہ ہے کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان.

(المائدة:٢)

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں نہ تعاون کرو۔

شفاعت کے بارے میں غلط قیاس

اکثر مسلمانوں نے شفاعت کے سلسلے میں انتہائی سنگین غلطی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو مخلوق سے تشبیہ دی ہے اور اس تک رسائی کے لئے اولیاء کرام و صالحین کی سفارش یا شفاعت تلاش کرنے کی کوشش کی ہے اور یوں کہنے لگے کہ اے فلاں! اللہ کے ہاں میری سفارش فرما دے۔ اس طرح وہ دو بڑی غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

1۔ کسی غیر سے دعا کرتے ہیں جو کہ ایک شرک اکبر ہے۔

2۔ خالق کو مخلوق پر قیاس کرنے اور اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دینے کی غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ مخلوق تک رسائی کے لئے تو کسی انسان کی ضرورت ہے مگر اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لئے کسی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مخلوق تو مشفوع لہ کی حاجت سے ناواقف ہے یا اس کے کسی حق کے ضائع ہونے سے لاعلم ہوتا ہے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ تو خبیر و علیم ہے۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے۔ اس طرح بندہ اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کے دربار میں براہ راست پیش کر سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وإذا سألک عبادی عنی فإنی قریب أجیب دعوۃ الداع إذا دعان ...

(البقرۃ : ۱۸۶)

ترجمہ: اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں (کہ میں کہاں ہوں؟) تو میں قریب ہوں۔ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارے۔

اسی طرح ارشاد فرمایا:

... أدعونی أستجب لکم... (المومن : ٦٠)

ترجمہ: تم مجھے پکارو میں تمہاری دعاؤں کو سنوں گا۔

آخرت میں شفاعت:

آخرت میں شفاعت کا تصور کیا ہے؟ اس دن ہر طرح کا اختیار اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہوگا اور کسی کو اس کے حکم سے روگردانی کی ہمت نہ ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وما أدرک ما یوم الدین ○ ثم ما أدرک ما یوم الدین ○ یوم لا تملک نفس لنفس شیئا ط والأمر یومئذ للہ ○ (انفطار:۱۹-۱۷)

ترجمہ: اور تمہیں کیا معلوم کے روز قیامت کیا ہے پھر تمہیں کیا معلوم کہ روز جزا کیا ہے؟ وہ دن کہ کوئی جی کسی بھی جی کا کچھ مالک نہیں ہوگا۔ اور حکم اس دن صرف اللہ کا ہوگا۔

قیامت کے روز مختلف شفاعتیں ہوں گی نیز دنیا کی شفاعت کے مقابلے میں ان کا طریقہ کار بھی مختلف ہوگا۔ چنانچہ آخرت کی شفاعت کی دو اقسام ہیں۔